# سوال

(233)انعامی بونڈ کی شرعی حیثیت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رحیم یار خان سے محمد عثمان دریافت کرتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ انعامی سکیموں (انعامی بانڈز وغیرہ) کی شرعی حقیقت کیا ہے۔؟ بعض علماء اسے جوا کی ایک قسم بتاتے ہیں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حکومت کی طرف سے جاری کردہ انعامی سکیمیں شرعاً جائز اور حرام ہیں کیوں کہ یہ جوئے کی مختلف اقسام ہیں جسے قرآن نے حرام پلید اور شیطانی عمل قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: بلاشبہ شراب جوا بتوں کے نام کی چیزیں اور تیروں کے زریعے قسمت آزمائی پلید اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے پرہیز کرو۔''(5/المائدۃ: 90)

دورجاہلیت میں جوئے کی متعدد صورتیں تھیں جن میں ایک یہ تھی کہ کعبہ میں رکھے ہوئے چند مخصوص تیروں کے زریعے مشترکہ مال تقسیم کیا جاتا تھا۔ اس طرح کہ قرعہ اندازی کے زریعے جو تیر جس کے نام نکل آیا اور اس پر جتنا حصہ لکھا ہوتا وہ اسے مل جاتا بعض خالی تیر نکلنے کی صورت میں وہ شخص بالکل محروم رہتا ایسا کرنے سے کچھ لوگ حصہ پاتے اور کچھ بالکل تہی دست رہتے۔ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ قرآن کی نظر میں اس قسم کے تمام کام حرام ہیں۔ جن میں تقسیم کا دارومدار کسی ایسے امر پر رکھا جائے جس کے زریعے دوسروں کا مال کسی ایک شخص یا چند اشخاص کی جیبوں میں چلا جائے۔ دریافت کردہ انعامی سکیموں میں یہ خرابی بدرجہ اتم موجود ہے۔ لہذا ان کے حرام اور ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں امام ابوبکر حصاص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''مخاطر و جوا ہے۔''(احکام القرآن: ص 1/329)

دوسرے مقام پر جوئے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جوئے کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کو فکر اور اندیشے کی بنا پر مال کا مالک بنادیا جائے۔(احکام القرآن :ج 11'465)

یعنی نتائج سے قبل کسی موہوم خطرہ کے پیش نظر فکر اور اندیشے میں بتلا ہونا ہے۔ کہ اسے کیا ملے گا۔ کم یا زیادہ یا محروم رہے گا۔ جوئے میں جو رقم ملتی ہے۔ وہ محنت یا کسی خدمت کا صلہ نہیں ہوتی۔ بلکہ محض اتفاقی امور پر اس کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ بعینہ یہ صورت حال انعامی سکیموں میں پائی جاتی ہے۔ بعض لوگ اسے انعام کہہ کر جائز سمجھتے ہیں حالانکہ اس طرح کسی کو دی جانے والی رقم کو کسی صورت میں انعام نہیں کیا جا سکتا کیونکہ:

1۔ انعام حسن کی کارگردگی یا اعلیٰ خدمات کا صلہ ہوتا ہے جبکہ اس میں ایسا نہیں ہوتا۔

2۔انعام حاصل کرنے والے سے کچھ وصول نہیں کیا جاتا جبکہ انعامی سکیموں میں شمولیت کے لئے کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے۔

3۔انعام میں کچھ وجوہ ترجیح ہوتی ہے۔جب ان سکیموں میں کامیابی کی بنیاد محض ''اتفاق'' ہے۔

اس کاروبار کے حرام ہونے کے لئے یہ کافی ہے۔کہ اس میں جمع شدہ رقم سے کچھ حصہ تقسیم کرکے باقی رقم ہڑپ کرجانا لوگوں کا مال ناجائز زرائع سے کھانا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:''تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقہ سے مت کھاؤ۔''(4/النساء:29)

لہذا جن حضرات نے سے جوئے کی قسم قرار دیتے ہوئے حرام اورناجائز کہا ہے وہ برحق اوران کا موقف بالکل صحیح اور درست ہے۔قسمت آزمائی کا سہارا لے کر اسے درست کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔کیوں کہ وہ قسمت آزمائی جس کی بنیاد محض ووہم گمان اوراتفاقی امر پر ہووہ ناجائز ہے جیسا کہ قرآن کریم میں تیروں کے زریعے قسمت آزمائی کو حرام ٹھرایا گیا ہے فرمان ربانی ہے:''تمہارے لئے یہ بھی حرام ہے۔کہ تم پانسوں کے زریعے اپنی قسمت معلوم کرو۔''(5/المائدہ:3)

اس کے علاوہ اسلام میں قرعہ اندازی کی وسادہ سی صورت کو جائز کہا گیا ہے جس میں دو مساویانہ حقوق رکھنے والوں کے درمیان فیصلہ کیا جاتا ہے۔لہذا ایسی قرعہ اندازی جس میں قرعہ ڈالنے والوں کے حقوق مساوی نہ ہوں بلکہ صرف سکیم میں شمولیت کی وجہ سے ان کا حق تسلیم کیا جائے اسے کمار اور جوا کہا جاتا ہے۔ایک مسلمان کے لئے ان سے بچنا ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:264**